رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶
۲-۲۸- تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فاروق
ان مورخہ ۲۸ مارچ
پرچہ [illegible] (۵۹)

فاروق

قادیان

شرح چندہ
سالانہ معاونین عام طلباء ششماہی
[illegible]

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۴ | قادیان مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء مطابق ۲۷ شوال سنہ ۱۳۴۸ع | نمبر ۴۸

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ کی صحت اللہ تعالے کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ اہلِ قادیان کی خوش قسمتی ہے۔ کہ حضور نے ۲۳ر مارچ سے بعد نماز عصر درس قرآن کریم دینا شروع کردیا ہے ÷

(۲) صاحبزادی امۃ الحکیم سلمہا اللہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تاحال بیمار ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعا فرماتے رہیں ÷

(۳) جناب مفتی محمد صادق صاحب دہلی سے واپس آگئے۔

(۴) مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کے متعلق بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ انہوں نے سکندر آباد میں مشہور منہ پھٹ آریہ مناظر دھرم بھکشو سے عالمگیر مذہب اور تناسخ پر نہایت زبردست مناظرے کئے جن میں دھرم بھکشو کو خدا تعالے کے فضل سے سخت ہزیمت ہوئی مسلمان ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوتے رہے۔ اور باوجود سخت اشتعال کے پُرامن رہے ÷

کپورتھلہ میں عالیشان مسجد کی تعمیر

چار لاکھ روپے کے صرف سے مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے ایک نہایت عالیشان مسجد بنوائی ہے۔ جس کا افتتاح نواب صاحب بہاولپور نے ۱۴ر مارچ کو جمعہ کے روز کیا۔ اس پر ایک لاکھ کے قریب مسلمان نماز جمعہ پڑھنے کے لئے جمع ہو گئے۔ اسپیشل ٹرینیں مسلمانوں سے بھر کر آرہی تھیں گھوڑوں اور گاڑیوں کا تانتا لگا ہوا تھا۔ پا پیادہ آنے والے دیہاتیوں کا تو کوئی شمار ہی نہ تھا۔ ڈیڑھ بجے بہر مہاراجہ صاحب کپورتھلہ معہ نواب صاحب بہاولپور۔ سر میاں محمد شفیع سر شیخ عبد القادر۔ میر مقصود۔ آنریبل فٹنر پیٹرک ایجنٹ گورنر جنرل ریاستہائے پنجاب مسجد میں داخل ہوئے۔ مسلمانوں نے مہاراجہ صاحب کو دیکھکر اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے۔ مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے ایک مناسب تقریر فرما کر کہ میری ہی تمنا تھی۔ کہ ملک مراکو کے شہر مراکش کی مسجد قطبیہ کے نمونہ کی ایک مسجد اپنی ریاست میں ۔ فرانس کے مشہور ماہر علم التعمیر میسیو مانتو سے اس کا نقشہ تیار کرایا۔ جو آج ایک خوبصورت جامع مسجد کی شکل میں آپ کے سامنے ہے یا یہ سمجھئے۔ کہ میری دلی مرادوں کی تکمیل کی صورت میں نمودار ہے۔ میری دعا ہے کہ یہ مسجد مسلمانان ریاست کے لئے دینی اور دنیوی برکتوں کا باعث ہو۔ میں نے اخراجات مسجد کے لئے تین ہزار روپے سالانہ کی رقم مقرر کردی ہے۔ اس کے علاوہ برائے آیندہ صرف مرمت شکست و ریخت عمارت و صرف داشت باغ جو کہ جامع مسجد کے گرداگرد بنایا جائیگا۔ یہ تمام خرچ خزانہ ریاست سے جدا ملتا رہے گا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی طرف سے مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے اس تقریب میں حصہ لیا۔ اور مہاراجہ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور بھی بعض معزز مسلمانوں نے تقریریں کیں۔ امام جامع مسجد دہلی نے خطبہ پڑھکر نماز پڑھائی۔ آخر میں نہایت خلوص سے مہاراجہ صاحب کے لئے دعا مانگی گئی۔ کپورتھلہ میں اس سے پہلے ایک سکھ گوردوارہ اور ہندو مندر ریاست کی طرف سے تعمیر ہو چکے ہیں۔ اور اپنی تمام رعایا سے یکساں سلوک کا ثبوت دینے کے لئے مہاراجہ صاحب نے یہ عالیشان مسجد ایک ماہ کی میعاد مقرر

خبروں کا گلدستہ

— ریاست حیدر آباد دکن کی فوج کے نہایت مشہور و معروف سپہ سالار نواب سر افسر الملک بہادر کا انتقال ہو گیا۔

— مسٹر میکناہی جدید برٹش سفیر افغانستان معہ اپنے مشیر میجر پارسنز کے پشاور سے کابل روانہ ہو گئے۔

— ملک معظم کی ٹکسال کلکتہ کے آٹھ سو کارکنوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ ان لوگوں نے تنخواہوں میں اضافہ اور اپنی یونین کو سرکاری طور پر تسلیم ہو جانے کے علاوہ اور بہت سے دیگر مطالبات کئے ہیں ؎

— لاہور کی پولیس نے اخبار ویر بھارت کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ اور اخبار تلک ایڈیشن کے تیرہ پرچے ضبط کر لئے ؎

— آج کل پنجاب کے جیل خانوں میں تقریباً ۱۴ ہزار قیدیوں کی گنجائش ہے۔ لیکن اس وقت بیس ہزار قیدی تمام جیلخانہ جات پنجاب میں ہیں ؎

— لالہ خوشحال چند خورسند ایڈیٹر ملاپ کی سزا کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دیا گیا ہے۔ اور آپ پانچ ہزار کی ضمانت پر رہا ہیں ؎

— شمالی امریکہ میں ایک نیا ستارہ دریافت ہوا ہے۔ جو کہ زمین سے بھی بڑا ہے ؎

— لنڈن کی بحری کانفرنس میں اٹلی نے یہ ضد کر رکھی ہے۔ کہ اس کو فرانس کے برابر جنگی جہاز رکھنے کی اجازت دی جائے۔ فرانس کا بیان ہے۔ کہ اس کو تین ساحلوں کے سمندروں کی حفاظت کرنا پڑتی ہے اٹلی سے بہت زیادہ جنگی جہاز فرانس کے پاس رہنے ضروری ہیں۔ ان فروعات سے کانفرنس کے کام میں دیر ہوتی جا رہی ہے ؎

— جنرل پریمو ڈی ریویرا جو سلطنت سپین کا مختار کل (ڈکٹیٹر) تھا۔ ۱۶ مارچ کو فرانس کے دار السلطنت پیرس میں فوت ہو گیا ؎

مصر سے بغداد وارد ہوئے وہ وہاں برٹش ہائی کمشنر کے مہمان رہے۔ وہ قد اُر کے اور بابل کے کھنڈرات دیکھنے آئے تھے۔ پانچ روز عراق میں رہ کر واپس ہو گئے ؎

— لارڈ بالفور جو کہ وکٹوریہ کے آخری وزیر تھے فوت ہو گئے ؎

— راجپال مقتول کے بھائی لالہ سنت رام کو گوروکل کانگڑی میں ہردوار پولیس نے کتاب موسومہ پھانسی کے پوجاری کے شائع کرنے پر زیر دفعہ ۱۲۴۔ الف تعزیرات ہند گرفتار کر لیا۔

— مسٹر سین گپتا کلکتہ کارپوریشن کے میئر کو اس الزام میں کہ انہوں نے ۲۰ اور ۲۱ فروری کو رنگون میں مغویانہ تقریریں کیں گرفتار کر کے رنگون بھیجا گیا اور وہاں آپ کو دس دن کی قید کی سزا دی گئی۔

— بمبئی کارپوریشن نے گورنر بمبئی کی دعوت کی۔ اس کے سلسلہ میں کارپوریشن کی عمارت کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا جا رہا تھا۔ اور یونین جیک (برطانیہ کا جھنڈا) جا بجا لہرایا جا رہا تھا۔ کہ دو ہزار طلباء نے عمارت کے سامنے مظاہرہ کیا۔ اور یونین جیک کو دیکھ کر شرم شرم کے نعرے دیئے۔ اور چند لڑکوں نے جھنڈے کو اتار کر پھینک دینے کی کوشش کی۔ اس سلسلہ میں کئی ایک لڑکوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ؎

— گاندھی کے اخبار ینگ انڈیا کا ۱۲ مارچ سے مسٹر رینالڈ ایڈیٹر مقرر ہوا ہے۔ مسٹر رینالڈ وہی انگریز ہے مسٹر گاندھی کا الٹی میٹم وائسرائے کے پاس لے گیا۔

— تمام شہر میں مسلمان لڑکیوں کے لئے ابتدائی تعلیم اس سے جبری کر دی جائیگی۔ اور ان کے لئے پردہ سواری کا مناسب انتظام کیا جائے گا ؎

— وزیر ہند نے ر مارچ کو پارلیمنٹ میں ایک ممبر کے استفسار میں کہا۔ کہ ہندوستان کی گورہ فوج میں اس کے متعلق میرے سامنے کوئی تجویز پیش نہیں۔ میرے خیال میں موجودہ گورہ فوج تمام وقتی [illegible] کے لئے کافی ہے ؎

گورنمنٹ نے احاطہ بمبئی میں قسم کے ہر ایک افسر کو جس کا درجہ کنسٹیبل کے درجہ سے اوپر ہو سالٹ ریونیو افسر کے تمام اختیارات قانون مذکور کے دفعہ ۳۹ کے مطابق عطا کر دیئے ؎

— حج کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں ۲۱۹ سفارشات کی ہیں۔ ان میں سے چند سفارشیں یہ ہیں۔ کہ حج کمیٹی ایک حاجی کے متعلق تخمینی مصارف کی تفصیل شائع کیا کرے۔ فی الحال ہندوستان و حجاز کے دو طرفہ کرایہ کے علاوہ کم از کم ۴۵۰ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ ریلوے کمپنیاں ہر آٹھ ماہ کے لئے ہر درجہ کا واپسی ٹکٹ جاری کیا کریں۔ جہاز کی روانگی کی تاریخ ایک ماہ قبل شائع ہوا کرے۔ ہر جہاز کے ساتھ امن قائم رکھنے کے لئے پولیس کا گارڈ حاجیوں کے ساتھ بمبئی سے جدہ تک آیا جایا کرے ؎

— صوبہ سرحدی میں اصلاحات کے نفاذ کے بارہ میں میاں شاہ نواز کی تحریک اسمبلی کے اجلاس میں ۱۱ مارچ کو تحریک تقسیم آراء کے بغیر ہی منظور ہو گئی۔

— ۱۵ مارچ کو ریاست پٹیالہ کے سو آدمیوں کا ایک جتھا دربار پٹیالہ کے خلاف فریاد کرنے کے لئے نئی دہلی میں وارد ہوا ہے۔ پولیس نے ان کو بغیر لائسنس کے جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی ؎

— بمبئی کے بحری جنگی کے صاحب کلکٹر نے لکھا ہے۔ کہ ساحل بحر پر جو نمک پایا جاتا ہے کہ وہ انسان کے لئے قابل استعمال نہیں ہے۔ اسی وجہ سے حکومت ایسے نمک کو تباہ کر رہی ہے۔ یہ اعلان مختلف دیسی زبانوں میں احاطہ بمبئی کے دیہات میں تقسیم کیا جا رہا ہے ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ مارچ

کلام الامام

اتمام الحجۃ علی المخالفین

(از مسیح موعود علیہ السلام)

شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی

آپ کا خط* دوسری شوال سنہ ۱۳۱۰ھ مجھکو ملا۔ الحمد للہ والمنۃ کہ آپ نے میرے اشتہار مورخہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۹۳ء کے جواب میں بذریعہ اپنے خط ۱۸۔ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء کے مجھ کو مطلع کیا۔ کہ میں بالمقابلہ عربی عبارت میں تفسیر قرآن لکھنے کو حاضر ہوں۔ خاص کر مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی۔ کہ آپ نے اپنے خط کی دفعہ ۲ میں صاف لکھدیا۔ کہ میں تمہاری ہر ایک بات کی اجابت کے لئے مستعد ہوں سو اس اشتہار کے متعلق باتیں جن کو آپ نے قبول کر لیا صرف تین ہی ہیں۔ زیادہ نہیں ؛

اوّل:۔ یہ کہ ایک مجلس قرار پاکر قرعہ اندازی کے ذریعہ سے قرآن کریم کی ایک سورت جس کی آیتیں اسّی سے کم نہ ہوں۔ تفسیر کرنے کے لئے قرار پا دے۔ اور ایسا ہی قرعہ اندازی کی رو سے قصیدہ کا بحر تجویز کیا جائے۔

دوسری:۔ یہ کہ وہ تفسیر قرآن کریم کے ایسے حقائق و معارف پر مشتمل ہو۔ جو جدید ہوں۔ اور منقولات کی مد میں داخل نہ ہوسکیں۔ اور با ایں ہمہ عقیدہ متفق علیہا اہل سنت والجماعت سے مخالف بھی نہ ہو۔ اور یہ تفسیر عربی بلیغ فصیح۔ اور مقفی عبارت میں ہو۔ اور ساتھ اس

...ا حضرت نبی کریم صلی اللہ

...کے لئے چالیس دن کی مہلت
...جو کچھ لکھ سکتے ہیں لکھیں۔ اور پھر
...ں ؛

...نے یہ کہدیا۔ کہ میں آپ کی ہر ایک
...لئے مستعد ہوں۔ تو صاف طور پر
...کہ آپ نے یہ تینوں باتیں مان لیں۔ اب
...ء اللہ القدیر اسی پر سب فیصلہ ہو جائے گا۔

آج اگرچہ روز عید سے دوسرا دن ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ کہ آپ کے مان لینے اور قبول کرنے سے مجھے اس قدر خوشی ہوئی۔ کہ میں آج کے دن کو بھی عید کا ہی دن سمجھتا ہوں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ کہ اب ایک کھلے کھلے فیصلہ کے لئے بات قائم ہو گئی۔ اب لوگ اس بات کو بہت جلد اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ کہ خدا تعالےٰ اس عاجز کو بقول آپ کے کافر اور کذاب ثابت کرتا ہے۔ یا وہ امر ظاہر کرتا ہے۔ جو صادقین کی تائید کے لئے اس کی عادت ہے اگرچہ دل میں اس وقت یہ خیال بھی آتا ہے۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ آپ اس صاف اقرار کے بعد رسالہ میں کچھ اور کا اور لکھ ماریں۔ لیکن پھر اس بات سے تسلی ہوتی ہے۔ کہ ایسے صاف اور کھلے کھلے اقرار کے بعد کہ میں نے آپ کی ہر ایک بات مان لی ہے۔ ہرگز ممکن نہیں کہ آپ گریز کی طرف رُخ کریں۔ اور اب آپ کے لئے یہ امر ممکن بھی نہیں۔ کیونکہ آپ ان شرائط پیش کردہ کو بغیر اس عذر کے کہ ان کی انجام دہی کی مجھ میں لیاقت نہیں۔ اور کسی صورت سے چھوڑ نہیں سکتے۔ اور خود جبکہ آپ اپنے اس خط میں قبول کر چکے ہیں۔ کہ میں نے ہر ایک بات مان لی۔ تو پھر ماننے کے بعد انکار کرنا خلاف وعدہ ہے۔

مجھے اس بات سے بھی خوشی ہوئی۔ کہ میری تحریر کے موافق آپ مباہلہ کے لئے بھی تیار ہیں۔ اور اپنی ذات کی نسبت کوئی نشان بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔ سبحان اللہ اب تو آپ کچھ رُخ پر آگئے۔ اگر رسالہ میں کچھ نئے پیچ نہ ڈال دیں۔ مگر کیوں کر ڈال سکتے ہیں۔ آپ کا یہ فقرہ کہ میں آپ کی ہر ایک بات کی اجابت کیلئے مستعد ہوں۔ طیار ہوں۔ حاضر ہوں۔ صاف خوشخبری دے رہا ہے۔ کہ آپ نے میری ہر ایک بات اور ہر ایک شرط کو سچے دل سے مان لیا ہے۔ اب میں مناسب دیکھتا ہوں۔ کہ اس خوشخبری کو چھپایا نہ جائے۔ بلکہ چھپوایا جائے۔ اس لئے معہ آپ کے خط کے اس خط کو چھپا کر آپ کی خدمت میں نذر کرتا ہوں۔ اور ایفاء وعدہ کا منتظر ہوں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

الـمـرا قـــــم

(خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۱۹ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء)

---

* (لاہور ۱۸۔ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء) غلام احمد کادیانی

تمہارے چند اوراق کتاب وساوس کے ہمدست عزیزم مرزا خدا بخش اور دو رجسٹرڈ خط وصول ہوئے

(۱) میں تمہاری اس کتاب کا جواب لکھنے میں مصروف تھا۔ اس لئے تمہارے خطوط کے جواب میں توقف ہوا۔ اب اس سے فارغ ہوا ہوں۔ تو جواب لکھتا ہوں ؛

(۲) میں تمہاری ہر ایک بات کی اجابت کے لئے مستعد ہوں۔ مباہلہ کے لئے طیار ہوں۔ بالمقابلہ عربی عبارت میں تفسیر قرآن لکھنے کو بھی حاضر ہوں۔ میری نسبت جو تم کو منذر الہام ہوا ہے۔ اس کی اشاعت کی اجازت دینے کو بھی مستعد ہوں۔ مگر ہر ایک بات کا جواب و اجابت رسالہ میں چھاپ کر مشتہر کرنا چاہتا ہوں جو انہیں باقی ماندہ ایام اپریل میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ ؛

(۳) تمہارا سابق تحریرات میں یہ قید لگانا۔ کہ دو ہفتہ میں جواب آوے۔ اور آخری خط میں یہ لکھنا۔ کہ ۲۰ اپریل تک جواب ملے۔ ورنہ گریز مشتہر کیا جائیگا کمال درجہ کی خفت و وقاحت ہے۔ اگر بعد اشتہار انکار ادھر سے اجابت کا اشتہار ہوا۔ تو پھر کون شرمندہ ہوگا ؛

(۴) ہماری طرف سے جو جواب خط نمبری ۱۲ مورخہ ۔ جنوری سنہ ۱۸۹۳ء کے لئے ایک ماہ کی میعاد مقرر

ہوئی تھی۔ اس کا لحاظ تم نے یہ کیا۔ کہ تیسرے مہینے کے اخیر میں جواب دیا۔ پھر اپنی طرف سے یہ حکومت کہ کہ جواب دو ہفتہ یا ۲۰۔ اپریل تک آوے۔ کیوں ہو جب شرم نہ ہوئی۔ تم نے اپنے آپ کو کیا سمجھا ہے اور اس حکومت کی کیا وجہ ہے۔ جن پر تم حکومت کرتے ہو۔ وہ تم کو دجال۔ کذاب۔ کافر و زندیق سمجھتے ہیں پھر وہ ایسی حکومتوں کو کیونکر تسلیم کریں۔ کیا تم نے سب کو اپنا مرید ہی سمجھ رکھا ہے۔ ذرا عقل سے کام لو۔ کچھ تو شرم کرو۔ دین سے تعلق نہیں رہا۔ تو کیا دنیا سے بھی بے تعلق ہو؟ اس خط کی رسید ڈاک خانہ سے لی گئی ہے۔ وصول سے انکار کروگے۔ تو وہ رسید تمہاری مکذب ہوگی۔

(ابو سعید محمد حسین عفا اللہ عنہ ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ)

منکرین کے ملزم کرنے کے لئے ایک اور پیشگوئی خاص کر شیخ محمد حسین بٹالوی کی توجہ کے لائق ہے

۲۰۔ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء چار مہینے پہلے صفحہ ۲۶۶۔ آئینہ کمالات اسلام میں بقید تاریخ شائع ہو چکا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ایک اور بیٹے کا اس عاجز سے وعدہ کیا ہے۔ جو عنقریب پیدا ہوگا۔ اس پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں:۔ سیولد لک الولد ویدنی منک الفضل ان نوری قریب ترجمہ۔ یعنی عنقریب تیرے لڑکا پیدا ہوگا۔ اور فضل تیرے نزدیک کیا جائے گا۔ یقیناً میرا نور قریب ہے۔ سو آج ۲۰۔ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء کو وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ انسان کو خود اپنی زندگی کا اعتبار نہیں چہ جائیکہ یقینی اور قطعی طور پر یہ اشتہار دیوے۔ کہ ضرور عنقریب اس کے گھر میں بیٹا پیدا ہوگا۔ خاص کر ایسا شخص جو اس پیشگوئی کو اپنے صدق کی علامت

ٹھہراتا ہے۔ اور تحدی کے

چاہیئے۔ کہ شیخ محمد حسین ا

کہ یہ پیشگوئی کیوں پوری ہوئی

یا نجوم ہے۔ یا رمل ہے۔ اور اگ

تعالیٰ بقول آپ کے ایک دجال

پوری کرتا جاتا ہے۔ جن سے

تصدیق ہوتی ہے ؂

الراقم

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

یہودی مشن

حضرت مسیح ناصری صاحب شریعت نبی نہیں تھے

اہلحدیث کی جہالت

(۱)

موجودہ زمانہ کے بدقسمت مسلمان خدائے پاک کی بابرکت کلام سے جس قدر افسوسناک ناواقفیت رکھتے ہیں۔ وہ کسی دانا انسان پر پوشیدہ نہیں۔ انہوں نے چونکہ فیج اعوج کے زیر سایہ نشو و نما پانے کی وجہ سے خدا کے اس برگزیدہ رسول کا ...... انکار کر دیا ہے۔ جو قادیان کی مبارک سرزمین میں ہدایت خلق کے لئے مبعوث ہوا۔ اس لئے خدا نے ان کی عقلوں کو سلب فرما لیا۔ اور ان کے دماغوں کو کند کر دیا۔ وہ اپنے گھروں بلکہ سینوں میں بھی اگرچہ قرآن کو محفوظ رکھتے ہیں۔ مگر حقیقت یہی ہے۔ کہ قرآن کے پاکیزہ معارف پر انہیں ہرگز آگاہی حاصل نہیں۔ کیونکہ خدا اپنی پاک کلام کی معرفت گناہ آلود زندگی بسر کرنے والے لوگوں کو نہیں دیتا۔ بلکہ وہ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطھرون

م صرف اپنے برگزیدہ نفوس پر ہی

۔ پس کیونکر ممکن ہے۔ کہ وہ جو خدا کے

کی تکذیب کرنے کی وجہ سے مغضوب

مائل ہو گئے ہیں۔ ان حقائق پر آگاہ ہو سکیں

ائق کو ایک متقی اور مامور من اللہ پر ایمان لانے

انسان نہایت آسانی سے معلوم کر سکتا ہے ؂

پس اس لئے کہ ان نام نہاد مسلمانوں نے خدا کے برگزیدہ مسیح موعود سے معاندت کی تھی۔ خدا نے ان کی عقلوں کو معدوم کر دیا۔ اور ان کے علوم کو مٹا دیا۔ چنانچہ انکی جہالت کا ایک تازہ نمونہ ہم اخبار "اہلحدیث" میں سے نقل کرتے ہیں۔

اہلحدیث کی کج فہمی

اس اخبار میں کسی عبد اللہ معمار کے نام سے بایں الفاظ اپنی جہالت کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ کہ:۔

"قرآن مجید کی بہت سی آیات سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام صاحب شریعت نبی تھے"

(۷ ر فروری)

حالانکہ یہ صریح غلط ہے۔ قرآن مجید میں ایسی کوئی بھی آیت نہیں۔ جس سے حضرت مسیح علیہ السلام صاحب شریعت نبی ثابت ہو سکتے ہوں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر ہم قرآن پر تدبر سے کام لیں۔ تو اس کی کئی نصوص بینہ اس امر پر گواہی دیتی نظر آئینگی۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہرگز صاحب شریعت نبی نہیں تھے۔ بلکہ موسوی شریعت کے پیرو اور تورات کے محافظ و نگہبان تھے۔ مگر پیشتر اس کے کہ ہم ان دلائل کا یہاں ذکر کریں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہلحدیث کے معمار کی اس دلیل پر ایک نظر ڈال لیں۔ جو اس نے اپنے اس قول کی تائید میں قرآن مجید سے پیش کی ہے ؂

اہلحدیث کی دلیل اور اس کا رد

آپ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے صاحب شریعت ہونے کا ثبوت اس آیت کریمہ میں موجود ہے۔ شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسی وعیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ

(پ ۲۵ شوری ع ۲)

ں آیت کا ترجمہ اُن کے اپنے الفاظ میں

"ہمنے تم کو وہی شرع دی ہے۔ جو نوح۔ ابرٰ
موسیٰ۔ عیسیٰؑ کو دی تھی"

مگر اس آیت کا اگر وہی ترجمہ ہے۔ جو اہلحدیث معمار نے کیا۔ یعنی شریعتِ محمدی بعینہٖ وہی ہے۔ جو موسیٰ و عیسیٰؑ کی شریعت تھی۔ تو پھر قابلِ غور بات یہ ہے۔ کہ کیوں خدا نے ایک علیحدہ شریعت قرآن کے نام سے اتاری۔ کیا موسیٰ کی شریعت ہمارے لئے کافی نہیں تھی اور کیا بقول عبداللہ معمار ابراہیمؑ اور عیسیٰؑ کی شریعت ہمارے لئے مکتفی نہیں تھی۔ اگر قرآن میں بھی وہی کچھ بیان ہے۔ اور اگر وہی اوامر اور نواہی ہیں۔ جو ابراہیم اور موسیٰ و عیسیٰ علیہ السلام کی شرائع میں موجود ہیں۔ اور اگر قرآن نے کوئی نئی بات دنیا کے سامنے پیش نہیں کی۔ تو پھر قرآن کے نزول کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں تھی۔ ہمارے لئے تورات بس تھی۔ اور ہمارے لئے انجیل کافی تھی۔ مگر جب خدا نے قرآن کے نام سے ایک علیحدہ شریعت کی کتاب نازل فرمادی ہے۔ تو لازماً یہ محمدی شریعت پہلی شرائع سے مختلف بھی ہے۔ ورنہ اس میں اگر تورات اور انجیل بھری پڑی ہے۔ تو پھر یہودیوں اور عیسائیوں کو کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ اس کو مانیں۔ جب ان کے پاس بھی ایک خزانہ موجود ہے۔ تو پھر کیوں ہم اُن سے اس خزانہ کو چھوڑ دینے کا مطالبہ کریں۔ غرض حقیقت یہی ہے۔ کہ اس آیت کا وہ ترجمہ جو عبداللہ معمار نے کیا۔ بالکل غلط اور واقعات کے صریح خلاف ہے۔ اس ترجمہ کے ماتحت ہمیں اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ قرآن کریم نے کوئی حقیقت زائدہ دنیا کے سامنے پیش نہیں فرمائی۔ بلکہ موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور ابراہیم کی گذشتہ باتیں دہرا دیں۔ اور اس صورت میں ہر شخص جو صحف ابراہیمؑ یا تورات یا انجیل پر ایمان رکھنے والا ہوگا۔ کہہ سکیگا۔ کہ مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ کہ میں تمہارے قرآن کو مانوں۔ تمہارا قرآن میری کتابوں سے لیا گیا ہے۔ اور اس کا یہ قول بالکل صحیح ہوگا۔

پس عبداللہ معمار کا یہ ترجمہ بالکل غلط ہے

رجمے کو مان لیں
ننا پڑے گا۔ کہ
ماننے کی ضرورت
ں گذشتہ کتابوں کا سرقہ
سلامی تعلیم اور واقعات

ریعت
یں اختلاف

دوسرا امر یہ ہے کہ اگر اس آیت کا یہی مطلب ہو۔ کہ جو موسیٰؑ کو ہم نے شریعت دی تھی۔ وہی شریعت ہم نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دی ہے۔ تو ایسا مطلب قرآن کے بھی صریح خلاف ہوگا۔ کیونکہ کسی دانا شخص سے یہ امر مخفی نہیں ہے۔ کہ موسےٰ و محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کی شرائع میں بہت کچھ اختلاف موجود ہے۔ کیا قرآن میں شریعتِ موسوی کے متعلق نہیں آتا۔

(۱) وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص (۶/۱۱) اور کیا تورات میں نہیں لکھا۔

(ا) "یہ تو جان کے بدلے جان لے۔ اور آنکھ کے بدلے آنکھ۔ دانت کے بدلے دانت اور ہاتھ کے بدلے ہاتھ۔ پاؤں کے بدلے پاؤں جلانے کے بدلے جلانا۔ زخم کے بدلے زخم۔ اور چوٹ کے بدلے چوٹ" خروج ۲۱/۲۴

(ب) "یہ توڑنے کے بدلے توڑنا۔ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ دانت کے بدلے دانت۔ جیسا کوئی کسی کا نقصان کرے۔ اس سے ویسا ہی کیا جائے"

احبار ۲۴/۲۰

(ج) "تیری آنکھ مروت نہ کرے۔ کہ جان کا بدلہ جان۔ آنکھ کا بدلا آنکھ۔ دانت کا بدلا دانت ہاتھ کا بدلا ہاتھ۔ اور پاؤں کا بدلا پاؤں ہوگا" استثنا ۱۹/۲۱

اب بتاؤ اور دیکھو۔ اگر آیت کا یہی ترجمہ ہے۔ کہ ہم نے تمہیں وہی شریعت دی ہے۔ جو موسیٰ کو دی تھی۔ تو کیا کوئی شخص یہ امر ثابت کر سکتا ہے۔ کہ شریعتِ محمدی نے بھی ایسا ہی حکم اپنے تبعین کو دیا ہو۔ ہرگز نہیں۔ اسلامی شریعت میں ایسا کہیں حکم نہیں۔ بلکہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی دونو صورتوں کا لحاظ رکھو۔ اگر عفو سے اصلاح ہوتی ہے۔ تو معاف کر دو۔ اگر سرزنش سے اصلاح ہوتی ہو۔ تو سرزنش کرو۔ مگر ایک پہلو پر ہی ہمیشہ زور مت دو۔ لیکن شریعت موسویہ میں عفو کو کالعدم ٹھہرایا گیا تھا۔ اور جذبۂ انتقام کو برانگیختہ کیا گیا تھا۔ تاکہ بنی اسرائیل میں جرأت اور بہادری پیدا ہو۔ اور غلامی کی روح اُن سے بالکل دور ہو۔

اسی طرح شریعتِ موسویہ میں ایک یہ حکم بھی دیا گیا تھا۔ کہ:۔

(۲) "وہ جو اپنے باپ یا اپنی ماں پر لعنت کرے مار ڈالا جائے" خروج ۲۱/۱۷

اسی طرح یہ بھی حکم دیا گیا تھا۔ کہ:۔

(۳) "اگر کسی آدمی کا بیٹا گردن کش اور مگرا ہو۔ جو اپنے باپ اور اپنی ماں کی آواز کو نہ سنے۔ اور وہ ہر چند اسے تنبیہ کریں۔ پر وہ ان پر کان نہ لگائے۔ تب اس کا باپ اور اس کی ماں اسے پکڑیں۔ اور باہر لے جاکے اُس شہر کے بزرگوں کے پاس اور اس جگہ کے دروازے پر لائیں۔ اور وہ اس شہر کے بزرگوں سے عرض کریں۔ کہ یہ ہمارا بیٹا گردن کش اور مگرا ہے۔ ہرگز ہماری بات نہیں مانتا۔ بڑا ہی کھاؤ اور متوالا ہے۔ تو اس کے شہر کے سب لوگ اس پر پتھراؤ کریں۔ کہ وہ مر جائے۔ تو شرارت کو اپنے درمیان سے یوں دفع کیجو۔ تاکہ سارا اسرائیل سُنے اور ڈرے" استثناء ۲۱/۱۸ تا ۲۱

مگر اسلامی شریعت میں والدین کی اطاعت سے انحراف کرنے والے کو کہیں ہلاک کر دینے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اسی طرح شریعت موسویہ میں ایک یہ بھی حکم

تھا۔ کہ:۔

(۴) "اگر کئی بھائی اکٹھے رہتے ہوں۔ اور ایک ان میں سے بے اولاد مر جائے۔ تو اس مرحوم کی جورو کا بیاہ کسی اجنبی سے نہ کیا جائے۔ بلکہ اس کے شوہر کا بھائی اس سے خلوت کرے۔ اور اسے اپنی جورو کرلے۔ اور بھاوج کا حق اسے ادا کرے" استثناء ۲۵/۴

اسی طرح یہ بھی حکم تھا۔ کہ

(۵) "اگر تمہارے درمیان کوئی شخص اس ناپاکی سے جو رات کو اتفاقاً ہوتی ہے۔ نجس ہو جائے۔ تو وہ خیمہ گاہ سے باہر نکل جائے۔ اور پھر خیمہ گاہ میں نہ آئے۔ لیکن جب شام ہونے لگے۔ وہ پانی سے غسل کرے۔ اور جب آفتاب غروب ہو چکے۔ تو خیمہ گاہ میں پھر آئے" استثناء ۲۳/۱۰

اسی طرح یہ بھی حکم تھا۔ کہ:۔

(۶) "اگر کوئی آدمی کنواری لڑکی کو پائے۔ جو کسی کی منگیتر نہ ہو۔ اور اسے پکڑ کے اس سے ہمبستر ہو۔ اور وہ پکڑے جائیں۔ تو وہ مرد جو اس کے ساتھ ہمبستر ہوا۔ لڑکی کے باپ کو پچاس مثقال روپا دے۔ اور وہ اس کی جورو ہو۔ استثناء ۲۲/۲۹

مگر اسلامی شریعت میں ایسے احکام کہیں نظر نہیں آتے۔ پس باوجود ان احکام و اوامر کے شدید اختلاف کے پھر بھی یہ ترجمہ کرنا۔ کہ:۔

"ہم نے تم کو وہی شرع دی ہے۔ جو نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ کو دی تھی" کس قدر جہالت اور ناواقفیت کا ثبوت ہے۔

انجیل اور قرآن میں اختلاف

اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے کئی احکام سے قرآن مجید کے احکام علیحدہ ہیں۔ مثلاً انجیل کا یہی حکم ہے۔ کہ:۔

"شریر کا مقابلہ نہ کرنا۔ بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے۔ دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے" متی ۵/۳۹

مگر قرآن نے مسلمانوں کو ایسی تعلیم ہرگز نہیں دی۔ بلکہ [illegible]

کے مقابلہ کی ہم

لھم ما استط

تو ہبون بہ

پس فرق تو نہایت

کی طرف سے یہ سننے میں

"ہم نے تم کو وہی شر

ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ

ہرگز

مطلب جو کہ

آیت کا حقیقی مطلب

اہلحدیث کے معمار نے بیان کیا۔ اور نہ ہی اس آیت میں شریعت وغیرہ کا کوئی ذکر موجود ہے۔ بلکہ اس میں صرف اس امر کا ذکر ہے۔ کہ ہم نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ نکالا ہے۔ جس کی نوح کو وصیت کی۔ اور جس کا ابراہیم۔ موسیٰ۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا۔ آگے خود تشریح فرمادی۔ کہ ہمارا شرع لکم من الدین کہنے سے کیا منشا تھا۔ اور کس امر میں نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام متحد تھے۔ فرمایا۔ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ یعنی سب نبیوں کو ہم نے یہی حکم دیکر بھیجا۔ کہ دنیا میں میرا دین قائم کرو۔ اور تفرقہ مت ڈالو۔ گویا اصولاً تمام انبیاء متحد تھے۔ پس جب کہ سب انبیاء ایک ہی خدا کی طرف بلانے کے لئے پے درپے دنیا میں مبعوث ہوئے اور جب کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی انہی انبیاء کے نقش قدم پر خدائے واحد کی طرف راہ راست سے برگشتہ لوگوں کو بلا رہے ہیں۔ تو پھر اے منکرو۔ تم کو یہ امر کیوں ناگوار گذرتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج تک بہت سے خدا کے انبیاء دنیا میں مبعوث ہوئے۔ اور وہ لوگوں کو خدائے واحد کی طرف بلاتے ہوئے چلے گئے۔ پس اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی لوگوں کو خدا کی طرف بلا رہے ہیں۔ تو تمہیں اس پر چیں بجبیں ہونے کی کیا ضرورت۔ پس یہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام کو صاحب شریعت نبی ثابت نہیں کرتی۔ بلکہ اصولاً تمام انبیاء کو متحد ثابت کرتی ہے۔ مگر افسوس عبداللہ معمار نے اس آیت سے

ھا اور عجیب استدلال کیا ہے۔ جو

ر ہونے کے سخت مضحکہ خیز اور ایڈیٹر اہلح

فضیلت کا پردہ در ہے۔ (باقی دارد)

(محمد یعقوب (مولوی فاضل) قادیان)

اسلامی تعلیم کی فضیلت کا اعتراف

چند روز ہوئے لالہ موسیٰ یا ضلع گجرات کے کسی مقام پر کچھ بازیگر لوگ مسلمان ہو گئے۔ بس پھر کیا تھا "شری بھائی پرمانند جی" نے چیخ و پکار اور آہ و زاری سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ ایک وفد تحقیقات کے لئے بھیجا گیا۔ جس نے رپورٹ کی۔ کہ ان لوگوں میں اپدیشک رکھے جائیں۔ اور ان کے گرد استھان اور اس کے ملحقہ تالاب کی مرمت کردی جائے۔ تا ان کی "شردھا" قائم رہے اور وہ مسلمان نہ ہوں ؛

لیکن لالہ رام داس جی پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج ہوشیارپور اسے "غلط علاج" بتاتے ہیں۔ جس سے مریض مرجائے گا۔ اور حکیم شرمندہ ہوگا۔ آپ کے خیال میں صحیح علاج یہ ہے۔ کہ:۔

"ان کو بھائی تصور کرکے اپنے گلے سے لگانا چاہیئے اور راجپوتوں جیسا سلوک ان سے کرنا چاہیئے۔ پھر وہ مسلمان نہیں ہونگے"

گویا پرنسپل صاحب اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اخوت اور مساوات کی جو تعلیم اسلام کے اندر ہے۔ اور بیحد جاذب اور زبردست کشش اپنے اندر رکھتی ہے۔ ہندو دھرم اس سے خالی ہے۔ اور ہندوؤں کا یہ بات اپنے اندر پیدا کرنیکی کوشش کرنا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ وہ دل سے اسلامی تعلیم کی فضیلت کے قائل ہیں۔ اور اسی کو ذریعہ کامیابی سمجھتے ہیں ؛

لیکن عجیب بات یہ ہے۔ کہ محسوس کرنیکے باوجود کہ ان کا مذہب اسلام کے مقابلہ میں ناکمل ہے۔ آریہ سماجی حضرات ویدک دھرم کو ہی عالمگیر اور بہترین ثابت کرنیکی ناکام کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ حالانکہ دیانتداری کا.... کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ علی الاعلان اس بات کا اقرار کرلیں۔ کہ اسلام ویدک دھرم سے بہتر اور افضل ہے ؛

۲۸ مارچ سنہ

پیغامی مش

حضرت مولوی محمد علی صاح
پر
پیغام صلح کا تازہ ترین ناپاک حملہ

موقر پیغام صلح نے الفضل کے کسی مضمون متعلقہ نبوت مسیح موعود پر تنقید فرماتے ہوئے الفضل پر نفاق انگیز افترا پردازی کا کمینہ الزام لگایا ہے۔ پیغام صلح کی اس اقتضائے طبیعت کا جواب تو ہمارے پاس سوائے خاموشی کے اور کوئی نہیں۔ ہاں ہم ازراہ ہمدردی ان کو اتنا ضرور بتائے دیتے ہیں۔ کہ آپ کے اس حملہ کے ہمعصر الفضل تو نہیں۔ مگر حضرت مولوی محمد علی صاحب ضرور مورد ہیں۔ اور بدرجہ اولیٰ مورد ہیں۔ وہ اس طرح سے کہ ہمعصر الفضل نے بقدر ضرورت بخوف طوالت حقیقۃ الوحی کے متن کی عبارت اس قدر نقل کر دی۔ کہ:

"خدا کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانی کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچا دیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

پھر یہ بھی فرمایا:-

"صریح طور پر مجھے نبی کا خطاب دیا گیا"

اور اس کے آگے پیچھے برابر ایک ایک دو صفحات مسلسل پڑھ جائیے۔ ان محولہ بالا پیشکردہ حوالجات کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں ملتا۔ البتہ افاضۂ روحانی کے کمال کی تشریح میں ایک مختصر سا حاشیہ ہے جس کو خوش فہم پیغام صلح نے بڑے فخر و مباہات سے نقل کرتے ہوئے در پردہ حضرت مولوی محمد علی صاحب کی ذات پر حملہ کیا ہے۔ کیونکہ یہ تو ہر کس و ناکس بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ حاشیہ

ے متعلقہ لفظ یا
عمول ہوگا۔ چنانچہ
ت بھی یہی کہتی ہے۔
نے آنحضرت صلی
یہ کا کمال ثابت کرنے
۔ کہ آپ کے فیض کی برکت
ک پہنچایا۔ اس لئے میں
بلکہ ایک پہلو سے نبی
اور میری نبوت آنحضرت
لم کی ظل ہے۔ نہ کہ اصلی نبوت" اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ہے۔ ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو۔ کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔"

اب اسے پیغام صلح کی "ذہانت" اور "حق جوئی" کی داد دینے والے خوش فہمو۔ خدا لگتی کہنا۔ کہ الفضل کے پیشکردہ متن کے حوالہ افاضۂ روحانی کے کمال اور اس پیغام کے پیش کردہ حاشیہ میں کسی قسم کا کوئی اختلاف یا تضاد ہے۔ یا مزید تائید ہوتی ہے۔ الفضل کی بد دیانتی اور حق پوشی تب ثابت تھی۔ کہ وہ "افاضۂ روحانی کے کمال" والے الفاظ کو درمیان سے اس طرح حذف کر جاتا۔ جس طرح قبلہ مولوی محمد علی صاحب کو "النبوۃ فی الاسلام" کے صفحہ ۱۳۴ پر حقیقۃ الوحی کا مندرجہ ذیل حوالہ کتر بیونت کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی ہے۔

اصل مکمل حوالہ حقیقۃ الوحی ضمیمہ ص ۶۴

"والنبوۃ قد انقطعت بعد نبیّنا صلے اللہ علیہ وسلم ولا کتاب بعد الفرقان الذی هو خیر الصحف السابقة ولا شریعة بعد الشریعة المحمدیة بید انی سمّیت نبیّا علی لسان خیر البریة وذالک امر ظلی من برکات المتابعة۔

النبوۃ فی الاسلام میں

یہ حوالہ اس طرح پیش کیا گیا ہے:[1]

"والنبوۃ قد انقطعت بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بید انی سمیت نبیا علی لسان خیر البریة وذالک امر ظلی من برکات المتابعة۔

صفحہ ۱۳۴۔ النبوۃ فی الاسلام

اس اصل حوالہ میں کتاب اور شریعت کے الفاظ سے چونکہ مستقل یا اصلی اور ظلی کی اصطلاحوں پر روشنی پڑتی ہے۔ کہ حضرت کی مراد مستقل یا اصلی نبوت سے تشریعی نبوت ہے۔ مگر حضرت مولوی صاحب کو چونکہ حضرت مسیح موعود نبی اللہ علی لسان خیر البریہ کو لانبی ثابت کرنا مقصود تھا۔ اس لئے حوالہ نقل کرتے وقت آپ نے "پیغامی دیانت" اور "حق جوئی" کا اچھوتا ہتھیار استعمال کرتے ہوئے کتاب اور شریعت والے زائد الفاظ کو درمیان میں سے حذف کر کے ان کی جگہ چند نقطوں پر اکتفا فرمایا۔

ہم پھر پیغام اور اہل پیغام کو ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں۔ کہ حضرت نبی اللہ علی لسان خیر البریہ کی نبوت نہ صرف قرآن و حدیث اور کتب مسیح موعود سے ثابت شدہ ہے۔ بلکہ ہم بارہا پیغام بلڈنگ کی نقلی گدی کے اس وقت کے لکھے ہوئے حوالجات سے نبوۃ مسیح موعود ثابت کر چکے ہیں۔ جبکہ قادیان کی گدی والے کو ابھی قلم پکڑنے کا ڈھنگ بھی نہ آتا تھا۔ اور جبکہ نقلی گدی والے کے وہم میں بھی یہ بات نہ تھی۔ کہ آئندہ کسی زمانہ میں میری ہی تحریریں اور الفاظ سانپ اور بچھو کی شکل میں مجھ پر وار کرینگی۔ ہمیں نہایت رنج اور غم بھی ہوتا ہے۔ کہ ہمارے یہ روٹھے ہوئے بھائی محض خلافت احمدیہ کے جوئے کو گردن پر نہ لینے کے

---

[1] مولوی محمد علی صاحب کی اس قسم کے کتر بیونت کے کئی ایک نمونے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ سردست بخوف طوالت ایک پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مسلمہ نبوت سے انکار کر رہے ہیں۔ جو قبلہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی زمانہ میں اپنی تحریروں اور تقریروں میں بڑے زور دشور سے تسلیم فرما چکے ہیں۔ اور جس کا عشر عشیر بھی قادیان کی گدی والے نے نہیں لکھا۔ ذرا بتاؤ۔ کہ کیا قبلہ مولوی محمد علی صاحب اپنی ماسبق تحریروں میں حضرت مرزا صاحب کو نبی آخر زمان۔ نبی وقت۔ موسےٰ اور عیسےٰ اور کئی ایک اولوالعزم انبیا اور رسل سے مرتبہ میں بڑھ کر رسول اور نبی۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کی پیشگوئی کا مصداق نبی۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کی پیشگوئی کا مصداق مبشرًا برسولٍ یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق تسلیم نہیں فرما چکے؟ حالانکہ بقول پیغام کے حضرت صاحبؑ حقیقۃ الوحی کے حاشیہ میں صریح الفاظ میں فرما رہے ہیں کہ:-

"میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی"

قبلہ مولوی محمد علی صاحب حضرت صاحبؑ کے ایسے صریح ارشادات کے خلاف سالہا سال تک کیوں حضرت صاحبؑ کو نبی وغیرہ لکھتے رہے۔ اور ایک مرتبہ بھی امتی اور ظلی نبی کے مرکب الفاظ سے پیش نہیں کیا۔ تشریحی رنگ میں پیش کرنا اور بات ہے۔ وہ تو ہم بھی کرتے ہیں:

پس یہ پیغام کا کس قدر نفاق انگیز افترا پردازی کا الزام مولوی محمد علی صاحب پر ہے۔ کہ باوجودیکہ مولوی محمد علی صاحب قادیان کی گدی والوں کی طرح اپنے بہترین زمانہ میں حضرت مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرتے رہے۔ اور اب ایک تو محولہ بالا عبارت حقیقۃ الوحی کے اپنے مطلب کو سیدھا کرنے اور اپنے گانٹھ کے پورے خوش فہموں کی آنکھ میں ..... جھونکنے کی خاطر کس طرح بیدردی سے کاٹ چھانٹ کر پیش کیا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس امر کو اچھی طرح سمجھنے کے باوجود کہ اس نبوت مسیح موعود کی اشاعت اور نشر کی بنیاد سنہ ۰۲ سے ہی میرے ہاتھوں سے پڑی ہے۔ اور بالکل ہی میری بنا کردہ سیڑھی پر قادیاں والے گامزن ہیں۔ پھر قادیان والوں پر یہ افترا پردازی کی جاتی ہے کہ گویا قادیان وا

خاتم النبیین کے

دانستہ اور تشریعی

واقعی دجال اور کذاب

جدا جس کا کلمہ جدا۔ جس

قبلہ الگ۔ اور جس کا مذہب

ہو۔ پس اس قسم کی افترا پر

افترا پردازی ہے۔ جس

نفرین بھیجتا ہے۔

البتہ ہمعصر الفضل کے پیش کردہ حوالے پر مجھے اہل پیغام کی طرف سے جو کہ ایک شکایت ہے کہ گو ضرورت کے مطابق الفضل کا اسی قدر حوالہ پیش کرنا کافی تھا۔ اور نقطوں والے کتر بیونت شدہ مشکوک حوالہ سے بدرجہا بہتر ہے۔ مگر بجانہ باید رسانید پہ عمل پیرا ہو کر طوالت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس حوالہ کو بے شک آگے پیچھے زائد تک نقل کر دیتے۔ تو ہمارے سادہ لوح ہمعصر پیغام کو مولوی محمد علی صاحبؓ در پردہ نفاق انگیز افترا پردازی کے الزام لگانے کی جرأت نہ ہوتی۔ اس کمی کو پورا کرنے کی خاطر میں اس حوالے کو ذیل میں کچھ اور زائد کر کے بغیر نقطوں کی کتر بیونت کے درج کر دیتا ہوں۔ اور یہ ہے۔ تو بالکل بے تعلق اور فضول کہ خواہ مخواہ ضرورت ہو یا نہ ہو۔ عبارات کی عبارات مع حاشیہ کے نقل کر کے النبوۃ فی الاسلام جیسی اینٹ البحر بنائی جائے تا کہ دلیل و دلیل نہ ہو۔ تو کوئی بوجھوں تو دبے گا۔ مگر چونکہ ہمارے اہل پیغام کا گھر ایسی بے ضرورت [illegible] سے پورا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ حوالہ نقل کرتا ہوں۔ اور بغیر تشریح کے۔ اور یہ حوالہ پہلے بارہا اہل پیغام کی خدمت میں پیش بھی کیا جا چکا ہے۔ سنئے حضرت صاحب فرماتے ہیں:-

"اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو

کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد

خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے

ل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم

رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب

یا گیا۔ مگر اسی طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ اور جیسا کہ میں نے نمونہ کے طور پر بعض عبارتیں خدا تعالےٰ کی وحی کی اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں۔ میں خدا تعالےٰ کی تیئس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں۔ جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں۔ کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے۔ اس لئے خدا نے چاہا۔ کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ یہ الفاظ میرے ان لوگوں کو گوارا نہ ہونگے۔ جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پرستش تک پہنچ گئی ہے۔ مگر میں ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ میں کیا کروں۔ کس طرح خدا کے حکم کو چھوڑ سکتا ہوں اور کس طرح اس روشنی سے جو مجھے دی گئی۔ تاریکی میں آ سکتا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں۔ میں تو خدا تعالےٰ کی وحی کا پیروی کرنے والا ہوں۔ جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا۔ جو اوائل میں میں نے کہا۔ اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا۔ تو میں نے اس کے مخالف کہا میں انسان ہوں۔ الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں بات یہی ہے۔ جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ ہاں میں اس قدر جانتا ہوں۔ کہ آسمان پر خدا تعالےٰ کی غیرت عیسائیوں کے مقابل پر بڑا جوش مار رہی ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف وہ توہین کے الفاظ

یں۔ کہ قریب ہے۔ کہ ان سے آسمان پھٹ پس خدا دکھلاتا ہے۔ کہ اس رسول کے دنیٰ خادم اسرائیلی مسیح ابن مریم سے بڑھکر ہیں۔ جس شخص کو اس فقرہ سے غیظ و غضب ہو اس کو اختیار ہے۔ کہ وہ اپنے غیظ سے مر جائے۔ مگر خدا جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ کیا انسان کا مقدور ہے۔ کہ وہ اعتراض کرے۔ کہ ایسا تو نے کیوں کیا۔" حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵

قابل توجہ الفاظ کو میں نے ذرا جلی کر دیا ہے۔ جس کا خلاصہ مطلب صاف ہے۔ کہ اوائل میں تو آپ اپنے تئیں باوجود نبوت کے مقام پر ہونیکے محدث وغیرہ ظاہر کرتے رہے۔ پورا علم آپ کو بعد میں خدا کی بارش کی طرح وحی نے دیا۔ چونکہ آپ خیر الرسلؐ کے آخری خلیفہ ہیں۔ اس لئے موسےٰ کے آخری خلیفہ سے کسی لحاظ سے کم نہیں ہیں۔ موسیٰ کا آخری خلیفہ نبی تھا تو محمد صلعم کا آخری خلیفہ بھی نبی ہے۔ ورنہ کمی واقع ہوگی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو صریح طور پر نبی کا خطاب دیا۔ پس نبی تو عیسیٰ علیہ السلام کی طرح بن گئے مگر یہ فیض آنحضرت صلعم کی وساطت سے میسر آیا۔ تا کہ بیک کرشمہ دو کار ایک تو خیر الرسلؐ کی فضیلت ثابت ہو۔ جو اور کسی نبی کو نصیب نہیں۔ پس اگر اس قسم کی نبوت آنحضرتؐ کی وساطت سے نہ ملی۔ جو پہلے نبیوں کو براہ راست ملتی تھی۔ تو پھر آنحضرتؐ کے افاضہ روحانی کا کمال کیا ہوا۔ اولیاء۔ اقطاب اور محدث وغیرہ تو پہلے معمولی انبیاء کی متابعت میں بھی بنتے تھے۔ پس یہ خصوصیت صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے۔ کہ آپؐ کے افاضہ روحانی سے نبی بھی پیدا ہو۔ عام عقیدہ کے ماتحت حضرت صاحبؑ نبوت کے خصائل کو محدثیت پر محدود کرتے رہے۔ مگر جب خدا تعالےٰ نے صریح طور پر نبی کا خطاب دیا۔ تو آپؑ نے اپنے منصب نبوت کا محدثیت سمجھنے کے عقیدہ کے مخالف کہا۔ اور اپنے اس پہلے عقیدہ پر قائم نہ رہے۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالےٰ کی وحی اور منشاء کے ماتحت واقع ہوا۔

صریح طور
ام سے نہ
کیونکہ دنیا
ورنمنٹ کے
ب رائے بہادر
کے نیچے آجاتا ہے
حا یں ہوتی۔ تو کیا
خدا کردہ خطاب بھی
ایسے سب فضول ہیں۔ کہ اگر خدا کسی کو نبی کہے۔ تو وہ لانبی کے برابر ہے ؎

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

باقی پھر بشرط ضرورت انشاء اللہ

یکے از خادمان نبی اللہ علی السان خیر البریہؑ۔
فخر الدین ملتانی ۱۸؍۲

آریہ سماج کی تردید میں لاجواب کتابیں

حدوث روح و مادہ:۔ یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس کو سلسلہ کے درخشندہ گوہر مکرمی میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل نے بڑی تحقیق سے تصنیف فرمایا۔ آپس میں روح و مادہ کی مخلوقیت عقلی ونقلی دلائل سے ثابت کرنے کے علاوہ تناسخ کا رد اور آریہ مکتی یعنی نجات کی تردید اور بہشت و دوزخ اسلامی کی حقیقت پر خوب بحث کر کے آریوں کی تمام دلائل کو باطل کر دکھایا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ۔ علاوہ محصولڈاک ؀

چشمہ ہدایت:۔ اس کتاب میں خدا کی ہستی کا ثبوت اور تناسخ کی تردید اور روح و مادہ کے حادث ہونیکے زبردست دلائل سائنس اور فلسفہ اور مشاہدات اور واقعات سے پیش کی گئی ہے۔ قیمت صرف پانچ آنہ۔

کیفیت وید:۔ آریوں کے ویدک مسائل اور ستیارتھ پرکاش کی مضحکہ خیز دلیلوں اور خلاف عقل ونقل باتوں کا خوب کھول کر دکھایا گیا ہے۔ قیمت صرف پانچ آنہ

ملنے کا پتہ:۔ **دفتر فاروق قادیان۔ پنجاب**

دیانندی مشن

آریہ سماج کی موت اور اسلام کی زندگی

جاگو تمہاری قسمت تم کو جگا رہی ہے
دوڑو خدا کی قدرت تم کو بلا رہی ہے

خداوند تعالےٰ کی یہ سنت قدیمہ ہے کہ جبوقت دنیاوی لوگ خدا سے بکلی طور قطع تعلق کر لیتے ہیں اور ادنےٰ ادنےٰ فوائد یا لذات جسمانی او دنیاوی خواہشات کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تو خداوند کریم اپنا کوئی پیارا بندہ دنیا میں نازل کر کے لوگوں کے اندر نئی زندگی اور مردہ دلوں کے اندر ترو تازگی پیدا کر دیتا ہے۔ زمینی لوگوں کو آسمانی بنا دیتا ہے۔ اس وقت گویا نیا آسمان اور نئی زمین بنجاتی ہے۔ مگر صد حیف ہے۔ کہ وہ لوگ جن کی بہتری کے لئے وہ پاک باز اور نادر الوجود انسان ظاہر ہوتا ہے۔ اپنی کمزوری اور گمراہی کے باعث اسکے مخالف بنجاتے ہیں۔ لیکن مخالفت کرنے والی جماعت تباہ و برباد ہو کر خدا کے فرستادہ کی صداقت کی گواہ بنجاتی ہے اور وہ برگزیدہ کامیاب ہو جاتا ہے ؛

اسی طرح اللہ تعالےٰ نے اس وقت اپنا پاک اور پیارا رسول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عام دنیا کی بہتری کے لئے عموماً اور باشندگان ہند یعنی ہندو صاحبان کی بہبودی کے لئے خصوصاً نازل کیا۔ آپ نے از راہ ہمدردی ہندوؤں کو راہ راست کی طرف بلایا۔ ہندوؤں نے آپ کو اپنا دشمن خیال کرتے ہوئے اپنے لئے ایک علیحدہ رستہ بنایا۔ اور خداوند تعالےٰ کے پاک رسول کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اور وہ لوگ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مٹانا چاہتے تھے۔ خود مٹ گئے۔ اسکی تعلیم کے مقابلہ

میں جو تعلیم لوگوں نے اپنے لئے پسند کی۔ وہ ان کی بربادی کا باعث ثابت ہوئی۔ خداوند تعالےٰ کا برگزیدہ رسول ہر میدان میں کامیاب ہوا۔ اور دشمن بھی کہہ اُٹھا۔ کہ احمدیت دنیا کے کناروں تک پھیل گئی ہے۔ چنانچہ آریوں کے مشہور اخبار پرکاش کی یہ شہادت ہے کہ "احمدیوں کو جنہیں غریب آدمیوں کا پرتی ندی کہا جاتا ہے۔ لیکن ان کے کرم وادیوں کی تعداد (واعظین یا مبلغ) پر نظر ڈالو۔ تو آپ کو (آریوں کو) مارے ندامت کے سر جھکا لینا پڑے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر کا مقابلہ قادیان کے محکموں سے کیا۔ یہاں ڈھائی آدمی ہیں۔ اور وہ بھی معمولی تنخواہ کے۔ تو وہاں باقاعدہ گورنمنٹ قائم ہے۔ جس کے مختلف صیغے ہیں۔ پھر ان کے مشنوں پر نگاہ ڈالو۔ یہ مشن صرف بھارت کے مختلف صوبوں میں ہی نہیں۔ بلکہ دنیا کا کوئی ملک ہوگا۔ جہاں احمدی مشن نہ ہو۔ احمدی مشن افریقہ کے ایک ایک ملک کے علاوہ انگلینڈ۔ فرانس۔ جرمنی اور امریکہ وغیرہ تمام مغربی ممالک میں ہیں۔ نیویارک یا لنڈن میں ہمارا کوئی مشنری جائے۔ تو اسے سستانے کو جگہ نہیں ملتی۔ لیکن احمدیوں کی ایک چھوڑ دو مسجدیں لنڈن میں ہی ہیں.......... لیکن آریہ سماج اپنی مجموعی کوششوں سے اس وقت تک ایک بھی مشن تو غیر ممالک میں قائم نہیں کر سکا۔ غیر ممالک میں کیا کریگا؟ اپنے ملک میں بھی پرچار کا کام دن بدن ڈھیلا ہو رہا ہے۔"

(پرکاش لاہور ۹ر فروری ۱۹۳۰ء ص۵)

مذکورہ بالا حوالہ پر سرسری نگاہ ڈالنے سے اس حقیقت کا پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ خداوند تعالےٰ کے فضل و کرم سے احمدیت دن بدن پھیل رہی ہے۔ اور آریہ سماج دن بدن گمنامی کی طرف جا رہی ہے اور علی الاعلان آریہ سماجی دوست اس بات کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ احمدیت ہم کو ہر قدم پر شکست دے رہی ہے۔ اور ہمارے پاؤں اُکھڑ رہے ہیں۔ مثلاً مہاشہ کرشن بی۔ اے مالک اخبار پرتاب فرماتے ہیں۔ "مشکل یہ ہے۔ کہ انہیں

(ہندوؤں ک

کی طرف۔

کہ اس کے نتیج

سکتی ہے۔ وہ

ایک جماعت کی طر

ہو رہا ہے۔ کہ ہندوؤ

کی تعداد سال بسال

طرح روکا نہ گیا۔ تو ا یب کہ

آریہ دھرم کا کوئی نام لیوا نہ ر

(پرتاپ یکم دسمبر ۱۹۲۹ء ص

مہاشہ جی! آپ کو ہرگز گھبرانا نہ چاہیئے۔ بلکہ خداوند تعالےٰ کا شکریہ ادا کریں۔ کہ خداوند کریم نے آپ پر فضل و احسان کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی بہتری کے لئے نازل کیا۔ جس نے آپ کے لئے معرفت کا دریا بہا دیا ہے۔ زندہ خدا کو زندہ نشانوں سے آپ پر ظاہر کر دیا ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں رہ جاتا۔ کہ آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو چکی ہے۔ کہ بفضلِ خداوند کریم احمدیت آریوں کے مقابلے میں ہر جگہ کامیاب ہو کر آریوں کے پاؤں اکھیڑ چکی ہے۔ مہاشہ جی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ احمدیت ایک ایسا نور ہے۔ جو آپ کی ہر قسم کی کمزوری کو ظاہر کر کے آپ کے لئے سچے رہبر کا کام دے رہا ہے۔ وہ آپ کی بہتری چاہتا ہے۔ وہ آپ کو ایک ایسی زندگی عطا کرے گا۔ جس کے باعث حقیقی راحت کے وارث بن جاؤ گے۔ نہ صرف میں ہی یہ کہتا ہوں۔ بلکہ آپ کے ہم قوم تجربہ کار بزرگ بھی یہ کہنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جو مردہ کو زندہ کر دیتا ہے ملاحظہ ہو

بابو جیون مل ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کا بیان:۔

"جس ہندو نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کو ہزار سہولتیں۔ جو مسلمان شدھ ہوئے ان کی حالت ناگفتہ بہ۔ گویا مسلمان ہونا مردہ سے زندہ ہونا اور شدھ ہونا زندگی سے سماجک موت۔ موجودہ شکل میں تو میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہندو قوم کوئی چند دن کی مہمان ہے"

(ویر بھارت لاہور ۱۲ر اکتوبر ۱۹۲۹ء ص۱۲ کالم ۲)

پس معلوم ہوا۔ کہ اسلام ہمارے

نکال کر زندہ کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے میر

ں کوئی ایسا عقلمند نہ ہوگا۔ جو یہ کہہ سکے۔ کہ

کسی کی موت چاہتی ہے۔ میرے دیانندی دوستو

آپ کی خدمت میں محبت بھرے دل کے ساتھ عر

کرتا ہوں۔ کہ اپنی آنکھوں کو کھولو۔ اور صدق دل سے حقیقت کو قبول کر کے زندگی حاصل کر لو۔ یہ دنیا چند روزہ ہے۔ خوش قسمت ہے۔ وہ انسان جو مرنے سے پہلے اپنے مولےٰ کو راضی کرے ٭

میرے دیانندی مترو! تمام دنیا یہ جانتی ہے۔ کہ آپ نے دیانندی سدھانتوں پر عمل کرنے کی کوشش کی۔ مگر آپ کو ہر قدم پر مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ بیشمار دولت خرچ کر کے پرانے پوتھوں کو از سر نو رائج کرنے کی کوشش کی۔ مگر حاصل کیا ہوا۔ اس بات کو تمام دنیا جانتی ہے۔ آپ خود بھی اس بات کا اعلان کر رہے ہیں۔ کہ:۔

"پرانے شاستر اب ہماری رہنمائی نہیں کر سکتے۔ پرانے شاستروں کی عزت میرے دل میں کسی سے کم نہیں۔ مگر میں یہ کہے بنا نہیں رہ سکتا۔ کہ ملک کے اندر جو پولیٹیکل اور مذہبی سوالات اس وقت پیدا ہو گئے ہیں۔ وہ شاستروں کو بنانے والوں کے سامنے نہ تھے۔ اس لئے شاستر ان باتوں میں ہماری رہنمائی نہیں کر سکتے۔ . . . اسی طرح جو لوگ پہلے پہل آریہ سماج میں شامل ہوئے۔ اور اس کے لیڈر رہے۔ ان کے سامنے بھی وہ وہ پیچیدگیاں نہ تھیں۔ جو اس وقت ہمارے سامنے آ رہی ہیں۔ ہماری واقفیت کئی پہلوؤں میں ان لیڈروں اور شاستر کاروں سے بڑھی ہوئی ہے"۔

(بھائی پرمانند جی ایم۔ اے اخبار پرتاپ لاہور ۲ر دسمبر ۱۹۲۹ء ص۶)

ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ پنڈت دیانند سے زیادہ واقفیت پنڈت پرمانند کی ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش اب آریوں کی تکالیف اور پیچیدگیوں کو دفع نہیں کر سکتی۔

ہ آریہ مشنریوں کو مصیبت کا سامنا کرنا ا۔ اور وہ یہ کہنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔

ستان کے موجودہ مصائب کا ایک بڑا کارن پرانی تیوں کی غلامی ہے۔ ... لوگوں کے مردہ جذبات و ابھار کر ان مردہ سمرتیوں سے چپٹے رہنے کی تلقین کرنا مردہ بچہ کو مدتوں تک چھاتی سے لگانے والی بندریا بنانا ہے۔ ... جو لوگ مذہب یا دھرم کے نام پر لوگوں کو سمرتیوں کا غلام بنانا چاہتے ہیں۔ ہ دنیا کو اندھیرے میں رکھنا چاہتے ہیں۔ ..... ملک کے تازہ دل اور تازہ دماغ یا جوان اور نوجوان کوں اور لڑکیوں کو ملک کی بھلائی کے لئے ان ... اور نامعلوم دور کے زمانہ کی مردہ سمرتیوں وا... کر دینے کے لئے آگے آنا چاہیئے۔ بوڑھے اگر ان کا ساتھ دے سکیں۔ تو یہ انکی خوش قسمتی بے حد اخلاقی دلیری ہوگی۔"

(از پنڈت دھجارام صاحب وید پٹیالہ نواسی۔ اخبار امرت کراچی ۳؍ فروری سنہ ۱۹۳۰ء ص۲ کالم ۲و۳)

اللہ اللہ یہ کیسا عظیم الشان اور پاک تغیر و تبدل آریہ سماجی دوستوں کے دلوں کے اندر پیدا ہو رہا ہے۔ یک وہ زمانہ تھا۔ کہ الہامی پستک کے لئے یہ معیار مقرر کیا جاتا تھا۔ کہ الہامی کتاب وہ ہونی چاہیئے۔ جو ابتدائے دنیا سے یعنی نامعلوم دور کے زمانہ کی ونی چاہیئے۔ مگر آج ان پر یہ حقیقت کھل گئی ہے۔ نامعلوم دور کے زمانہ کی کتابیں ہمارے لئے بجائے قی کے تباہی کا باعث ثابت ہو رہی ہیں ٭

دیانندی مترو! اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آپ اپنی تعلیم پر چلنے کی کوشش کی۔ مگر افسوس کہ مردہ تابیں آپ کو سوائے سر دردی اور آتما کو مردہ بنانے کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں۔ اور آپ کو مجبوراً یہ کہنا ا۔ کہ ؎

تھا گیان دھرم میں نہ کچھ دیکھا پوتھی میں
کبیر سنو بھائی سادھو جو کچھ دیکھا روٹی میں"

نوجوان کہتے ہیں۔ کہ اس تتو گیان نے۔ ان آتما

ب
ئی

(... اروا اجمیری
اخبا ... پھاگن
سمت ۱۹۸۶

آریہ بھا ... ئیا ہے کہ اب ویدک دھرم ... ر سکتا۔ اور نہ ہی اس سے اب آپ کی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ ورنہ آپ کو یہ ماننے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کہ:۔

"آریہ سماج پر نقص آگیا ہے۔ کہ زمانہ بدل گیا ہے۔ اس بدلے ہوئے زمانہ میں ہم وہی پروگرام رکھنا چاہتے ہیں۔ جو ۵۰ سال پہلے تجویز کیا گیا تھا۔ زمانہ تبدیلی کے ساتھ نئے نئے سوال سامنے آتے ہیں۔ اور ان کے مطابق کام کرنے کا طریقہ بھی بدلنا پڑتا ہے۔ ... زمانہ بدلے گا۔ اور زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ نئے نئے مسئلے ظہور پذیر ہونگے۔ ان کے حل کے لئے نئی تحریکیں جاری ہونگی۔ آریہ سماج کی شان تو اس بات میں ہے۔ کہ ملک کے سامنے زمانہ کے مطابق نئی تجاویز اور نئے طریقۂ عمل پیش کرے۔ جو پروگرام آریہ سماج نے ۵۰ سال پہلے بنایا تھا۔ اس کا Momentum ختم ہو گیا ہے۔ نئے پروگرام کی ضرورت ہے۔"

(از شری پنڈت بھاودت جی۔ ایم۔ اے پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور اخبار آریہ گزٹ کارتشی بودھ نمبر ۸ ۲۵ پھاگن سمت ۱۹۸۶ ص ۳۲)

کہیے مہاشے جی۔ اب بھی اس بات پر کوئی شک و شبہ رہ گیا ہے۔ کہ آریہ سماج مذہباً رواجاً اور اعتقاداً مرچکا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خدا یقیناً زندہ اور قادر خدا ہے۔ جس نے آج سے بہت عرصہ پہلے یہ ارشاد کر دیا تھا۔ کہ اسلام ہی غالب رہے گا۔ اور عنقریب زمانہ یہ دیکھ لے گا۔ کہ تمام دوسرے مذاہب باطل مٹ جائینگے اور ان پر یہ حقیقت کھل جائیگی۔ کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ اور پنڈت لیکھرام بھی اپنے خون سے یہ شہادت دے گیا ہے۔ کہ دیانندی سدھانت جھوٹے ہیں۔ اس لئے شرافت کا یہ تقاضا ہے۔ کہ اب جلد از جلد اس نور کو قبول کرو۔ جو اس زمانے کا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لایا ہے۔ یاد رکھو اگر تم نے خود قبول نہ کیا۔ تو خدا اپنے زور آور حملوں سے اس نور کو ماننے کے لئے اپنے امر زبردست نشان دکھائیگا۔ خوش بخت ہے وہ انسان جو نیکی کو قبول کرنے میں جلدی کرتا ہے۔ اور دنیا کی طعن لعن کی پرواہ نہیں کرتا۔ یاد رکھو۔ دنیاوی لوگ تمکو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔ تم خداوند تعالےٰ کی لعنت سے ڈرو۔ جو انسان کو بیخ و بن سے اکھیڑ کر تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ وہ آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اور جس پر پڑتی ہے۔ اس کو خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ میں تم کو از راہ ہمدردی یہ بات بتا دیتا ہوں۔ کہ تم آگ کے ساتھ کھیل رہے ہو۔ اور اگر تم نے اس مسیح کو نہ مانا تو تباہ ہو جاوگے۔ اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکوگے۔ اگر تم کو اپنی جانوں پر رحم نہیں آتا۔ تو اپنے بچوں کی حالت پر رحم کرو۔ اور مخالفت سے باز آجاؤ۔ اور اس دن کا انتظار کرو۔ جس دن تم پر حقیقت کھل جائیگی۔ کہ مسیح خدا کا سچا مسیح ہے۔ جو قادیان دارالامان کے اندر جلوہ نما ہو چکا ہے ؎

اگر پوچھے کوئی عیسےٰ کہاں ہے
تو کہہ دو اس کا مسکن قادیاں ہے

پس بھائیو! تمہارے لئے یہ لازم ہے۔ کہ اس کو قبول کرلو۔ یاد رکھو۔ کہ اسلام سے ہی سچی روحانی زندگی عطا ہوتی ہے۔ اور لوگ مجبوراً اسلام کو قبول کرینگے۔ اور اس بارے میں بھی میں ایک متعصب ترین اور دشمن اسلام کی ہی شہادت پیش کرتا ہوں۔ جو یہ ہے:۔

"ہمارے لیڈر ہندو گھرانوں میں پیدا ہوئے۔ اور ان کا نام بھی ان کا ہندو ہونا ظاہر کرتا ہے لیکن بدقسمتی سے ان کے دلوں میں ہندو پن نام کو بھی نہیں ہے۔ اور اسلامی سنسکار (فرائض) کشاں کشاں اپنی طرف کھینچ رہے ہیں" (اخبار ہندو لاہور ۶ نومبر ۱۹۲۹ء ص ۱۲ کالم ۱

پس یہ ثابت ہو گیا۔ کہ اگر آپ نے خود اسلام کو قبول نہ کیا۔ تو اسلام کی خوبیاں خود بخود تم کو اپنی طرف کھینچ لینگی۔ یہی ایک راز ہے۔ جو اسلام کو دنیا کے اندر سرسبز کر رہا ہے ؛

(فیض محمد قمر۔ کلرک جنرل پوسٹ آفس کراچی)

عیسائی مشن

ہمارا خدا اور عیسائیوں کا خدا

(۱)

فاروق کی ایک گذشتہ اشاعت میں ہم نے عیسائیوں کے اخبار "نور افشاں" کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام "دنیا عاج" کا حقیقی مفہوم بتلایا تھا۔ جس پر اُس نے چھ دسمبر کی اشاعت میں نہایت نادانی سے اعتراض کیا تھا۔ ہمیں امید تھی۔ کہ آئندہ وہ سنبھل جائے گا۔ اور ناحق ہماری طرف خود تراشیدہ عقائد منسوب کر کے اپنی غیر معقولیت کا ثبوت پیش نہیں کریگا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے "معقولیت" سے کوئی دُور کا بھی واسطہ نہیں بلکہ صرف اپنی بات کہہ دینے سے مطلب ہے۔ خواہ وہ کس قدر غیر معقول ہی کیوں نہ ہو۔ ہم نے لکھا تھا کہ:۔

"دنیا عاج" کے یہ معنے ہوئے۔ کہ ہمارا رب اپنی آواز بلند کرنے والا ہے۔ یعنی دنیا شیطانی تصرفات کی وجہ سے خدا اور اس کی اطاعت سے غافل و بے پرواہ ہو گئی تھی۔ مگر آج وہ وقت آگیا ہے جبکہ وہ اپنے مسیح موعود کی بعثت کے ذریعہ سے اپنی آواز کو بلند فرمائیگا۔ اور اعلاء کلمۃ اللہ کے مقاصد کو سرانجام دینے کے لئے مختلف اقسام کے نشانات و معجزات سے اپنی تجلّی دنیا پر ظاہر فرمائے گا"

(فاروق ۲۸ فروری)

اس پر نور افشاں لکھتا ہے:۔

"اس میں جو قباحت ہے۔ وہ رفع نہیں ہو سکتی کیونکہ آواز برداشتن و بانگ کردن کے معنے میں شور و شر [illegible]

مط[illegible]

کرنے [illegible]

تو یہ خد[illegible]

([illegible])

قارئین کر[illegible] در کج بحثی سے کام لیا گ[illegible]ت کو بگاڑ کر اس کا سر[illegible] نے پیش کیا گیا ہے۔ مگر ہم بجائے پیچ[illegible] نہایت متانت اور سنجیدگی سے اخبار نور افشاں کو ناچاہتے ہیں کہ وہ خواب غفلت سے بیدار ہو۔ اپنی آنکھیں کھولے اور دیکھے ؛

عیسائیوں کا خدا چلاتا ہے

اے صلیب پرست انسان۔ کیا تمہارے خدا کے متعلق بھی مقدسہ کتب میں نہیں لکھا۔ کہ وہ چلاتا اور شور و فغاں کرتا ہے۔ دیکھو اور غور کرو۔ وہاں تو صاف لکھا ہے:۔

"رب الافواج کی طرف سے بڑا قہر نازل ہوا۔ اور یوں ہوا۔ کہ جس طرح وہ بلایا۔ اور وہ شنوا نہ ہوئے۔ اسی طرح وہ چلائے اور میں نے نہیں سنا۔ رب الافواج فرماتا ہے" زکریاہ ۷/۱۳

اسی طرح لکھا ہے:۔

"کیا خدا کی سی تیری باہہ ہے یا تو اس کی سی آواز سے گرج سکتا ہے" ایوب ۴۰/۹

گویا خدا ابھی گرجتا رہتا ہے۔ اسی طرح تمہارے خداوند کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"یسوع بڑی آواز سے چلایا۔ کہ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے خدا اے میرے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا"

مرقس ۱۵/۳۴

"پھر یسوع بڑی آواز سے چلایا اور دم دیدیا"

مرقس ۱۵/۳۷

پس جب کہ تمہارا "باپ خدا" اور تمہارا "بیٹا خدا" دونوں ہمیشہ چلاتے رہے ہیں۔ تو اگر بالفرض "دنیا عاج" کے یہی ظاہری معنے ہوں۔ کہ ہمارا رب "شور و شر" کرنیوالا ہے۔ تب بھی تمہارا منہ نہیں۔ کہ اس پر
لیکن جبکہ اس کے یہ ظاہری معنے نہیں ہیں
مفہوم ہے۔ جو کہ گذشتہ فاروق میں درج ہ
اس پر کونسا حقیقی اعتراض وارد ہو سکتا ہے
"نور افشاں" اپنی "الہامی کتاب" سے سخت ناواقفیت
ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے اس
شیشہ محل دکھایا جائے۔ اور اسے سمجھایا جائے۔ کہ
نادان:۔

"تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا
اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا۔ اور جب
تیری ہی آنکھ میں شہتیر ہے۔ تو تو اپنے بھائی سے
کیونکر کہہ سکتا ہے۔ کہ لا تیری آنکھ میں سے تنکا
دوں۔ اے ریاکار پہلے اپنی آنکھ میں سے
تو شہتیر نکال۔ پھر اپنے بھائی کی آنکھ
سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکیگا"

(متی ۷/۳ تا ۵)

(محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان) (باقیدا

وزیر تعلیم کی مسلم کشی

تعلیمی کتب کے سہ سالہ اجارہ کے موقعہ پر مولوی فی
اور میسرز گلاب سنگھ اینڈ سنز والوں کا ٹینڈر یکسا
اور مولوی فیروز الدین ایک ہزار صفحہ تعلیمی کتابوں
روپے میں دینا چاہتے تھے۔ مگر میسرز گلاب سنگھ والو
۵۰ صفحہ کا ٹینڈر وزیر تعلیم کی مدد سے منظور کر لیا گ
حالانکہ مسلمان پریس والے کا ٹینڈر بہت کم تھا۔ اور ا
غریب طالب علموں کو خواہ وہ مسلمان ہوتے یا ہندو
کی کم قیمت کی وجہ سے سالہا سال تک بہت فائدہ پہنچ
مسلمان ٹینڈر کا گلا گھونٹ کر لالہ منوہر لال جی نے
کے تمام مسلم ہندو سکھ اور دیگر اقوام کے طلبہ پر ستم
ان کو ہندو پریس کی گراں قیمت چھپی ہوئی کتابیں خ
پر مجبور کر دیا ہے۔ افسوس ہے ایسی منفعت وطنی

(پیسہ اخبار ۲۰ مارچ)

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میرزا قاسم علی پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)